REGD. No. L5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۱۴ رجب ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۳ فتح ۱۳۴۱ ھش | ۱۲ دسمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۱ دسمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اور بے چینی میں بھی کمی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق ۹ دسمبر کی لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ رات حضرت میاں صاحب مدظلہ کی طبیعت خراب رہی اور دن کو بھی ضعف اور غنودگی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے سچا اخلاص اور ایمان حاصل کرنے کی یہ راہ بتائی ہے کہ کونوا مع الصادقین

انسان رسم اور عادت کی غلامی سے اسی وقت بچ سکتا ہے جب وہ صادقوں کی صحبت اختیار کرے

"انبیاء علیہم السلام تھوڑے ہوتے ہیں اور اپنے اپنے وقت پر آیا کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو رسم اور عادت سے نجات دینے اور سچی اخلاص اور ایمان حاصل کرنے کی یہ راہ بتائی ہے کہ کونوا مع الصادقین۔ یہ سچی بات ہے اس کو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ جس نے نبی کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر دیا۔ رسم اور عادت کی غلامی سے انسان اسی وقت نکل سکتا ہے جب وہ عرصہ دراز تک صادقوں کی صحبت اختیار کرے اور ان کے نقش قدم پر چلے۔

یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ما ینفع الناس فیمکث فی الارض، حقیقت یہی ہے کہ جو شخص دنیا کے لئے نفع رساں ہو اس کی عمر دراز کی جاتی ہے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

ربوہ ــــ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز شنبہ ۳ بجکر ۲۰ منٹ پر بوقت سہ پہر سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں بعمر ۵۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نومبر کے دوسرے ہفتہ کے اواخر میں ربوہ سے لاہور گئے تھے۔ پھر وہاں سے اپنے بعض کاموں کے سلسلہ میں ۲۲ نومبر کو مظفر آباد چلے گئے۔ ۳ نومبر کو آپ وہاں سے راولپنڈی آئے اور ایک ہوٹل میں مقیم ہوئے۔ اسی حال میں وہاں آپ کو سینے میں درد اور دل کی تکلیف کا حملہ ہوا۔ ۵ نومبر کو آپ بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ علاج جاری تھا کہ ۷ نومبر کو بذریعہ تار آپ کو اپنی ہمشیرہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کی وفات کی اطلاع ملی صدمہ کی وجہ سے دل کی تکلیف یکدم بڑھ گئی اور آپ باوجود علاج معالجہ کے جانبر نہ ہو سکے۔ اور ۹ دسمبر کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے دو صاحبزادے قبل ازیں ہی راولپنڈی پہنچ گئے تھے۔ جماعت راولپنڈی نے وہیں غسل دیا اور مکرم محمود احمد خان صاحب قائمقام امیر جماعت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں راولپنڈی کے احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

تعلیم الاسلام کالج نے باسکٹ بال میں یونیورسٹی چیمپئن شپ جیت لی

فائنل میچ میں گارڈن کالج راولپنڈی کے بالمقابل نمایاں کامیابی

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے پنجاب یونیورسٹی باسکٹ بال چیمپئن شپ جیت کر یونیورسٹی کے جملہ کالجوں میں نمایاں امتیاز حاصل کیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا فائنل میچ مورخہ ۸ دسمبر بروز ہفتہ کارسن انسٹی ٹیوٹ کورٹس لاہور میں کھیلا گیا تھا اس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گارڈن کالج راولپنڈی کی ٹیمیں ایک دوسرے کے بالمقابل تھیں۔ ٹی۔ آئی۔ کالج کی ٹیم نے یہ شاندار میچ ۳۸ کے مقابلے میں ۴۶ پوائنٹس سے جیت لیا۔ اور اس طرح یونیورسٹی بھر میں چیمپئن قرار پائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تعلیم الاسلام کالج کے سعید احمد، سلطان، لطیف، اور عبد اللطیف کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔ اور انہوں نے علی الترتیب ۲۰۔ ۸۔ ۷۔ اور ۴ پوائنٹ سکور کئے۔ گارڈن کالج کے پرویز گل اور نسیم نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان دونوں کا سکور ۲۱ اور ۱۰ تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تعلیم الاسلام کالج کی یہ کامیابی ہر جہت سے مبارک کرے اور اسے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

اتحاد المسلمین

کے اہم اور ضروری مسئلہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک بصیرت افروز تقریر

(فرمودہ ۲۵ر مارچ ۱۹۵۲ء بمقام حیدرآباد (سندھ))

پہلی قسط

مارچ ۱۹۵۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ناصر آباد سے واپسی پر حیدرآباد تشریف لائے تو مقامی جماعت کی درخواست پر حضور نے ۲۵ر مارچ کو تھیاسوفیکل ہال میں "اتحاد المسلمین" کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس جلسہ میں معزز غیر احمدی دوست بھی بکثرت شامل تھے جنہوں نے اس تقریر کو بڑی دلچسپی اور سکون کے ساتھ سنا۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی اب صیغہ زود نویسی اسکی پہلی قسط اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میری آج کی

تقریر کا موضوع "اتحاد المسلمین" ہے

جس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ اس کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مسلمانوں کا اتحاد کن بنیادوں پر قائم ہے۔ اور اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ مسلمانوں کا اتحاد کن بنیادوں پر قائم کرنا چاہیئے یعنی ایک صورت میں اس عنوان کا یہ مفہوم لیا جائے گا کہ تقریر کرنیوالا تسلیم کرتا ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد پایا جاتا ہے اور وہ صرف اس اتحاد کی کیفیت بیان کرنا چاہتا ہے اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے اس عنوان کا یہ مفہوم ہو جائے گا کہ مسلمانوں میں اتحاد کی کمی ہے اور ہم نے اسے پیدا کرنا ہے لیکن اسے پیدا کرنے کے لئے وہ کون سے ذرائع ہیں جنہیں اختیار کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص جس نے اسلامی دنیا کا مطالعہ کیا ہے یا ہر گروہ جس نے مسلمانوں کے حالات کو سوچا ہے دیکھا ہے اور جانچا ہے وہ یقیناً اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ مسلمانوں میں کسی نہ کسی قسم کے اتحاد کی ضرورت ہے کیونکہ مسلمان موجودہ زمانہ میں اتحاد کی ان بنیادوں سے دور جا پڑے ہیں جو مستحکم عمارت کے لئے ضروری ہیں۔ آخر مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والا اور مسلمانوں سے رشتہ جوڑنے والا شخص اگر اسلام کے اصولوں سے تھوڑی بہت بھی واقفیت رکھتا ہے تو وہ یہ ضرور دیکھتا ہے کہ اس کے آباؤ اجداد کون تھے۔ اسلام کہاں سے آیا۔

اسلام کن بنیادوں سے اٹھا

اور کس طرح دنیا میں پھیلا۔ یہ ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ سندھ میں پیدا ہوئے اور نہ سندھ میں تشریف لائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ ہندوستان میں پیدا ہوئے اور نہ ہندوستان تشریف لائے اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور صحابہ بھی نہ سندھ میں پیدا ہوئے اور نہ یہاں تشریف لائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض صحابہ کے متعلق پتہ لگتا ہے کہ وہ یہاں آئے اور یہیں فوت ہوئے لیکن یہ تاریخی بات نہیں بہرحال اگر ایک یا دو صحابہ کا یہاں آجانا ثابت بھی ہو تو یہ ایک استثنائی امر ہے پھر یہ بات بھی ثابت نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سندھ کے لوگ مکہ یا مدینہ گئے ہوں۔ آپ کی مجلس میں بیٹھے ہوں۔ اور انہوں نے آپ کے ارشادات سے استفادہ کیا ہو۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں اسلام آیا اور اکثریت نے اسے قبول کیا۔ یہ چیز بتاتی ہے کہ اسلام پر کبھی روشن زمانہ بھی آیا ہے۔ اس پر

فتوحات کا زمانہ بھی آیا ہے

وہ عزت سے یہاں آیا اور پھر سندھ سے نکل کر یو پی، سی پی، بہار اور بنگال تک پھیل گیا اور پھر آگے چین تک نکل گیا۔ پھر شمالی سرحدوں سے نکل کر بخارا اور چینی ترکستان اور کاکیشیا سے نکل کر پولینڈ تک چلا گیا۔ پولینڈ میں آج تک مسلمانوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ غرض اسلام جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا ہے اس کی عظمت کا ہر شخص کو علم ہے مگر آج اس عظمت کے آثار کہاں پائے جاتے ہیں۔ خدا خدا کر کے یہ ہوا کہ بعض اسلامی علاقوں نے آزادی کا سانس لیا ہے لیکن یہ آزادی سیاسی طور پر ہے ورنہ جہاں تک عظمت کا سوال ہے ابھی نظام اسلامی عظمت سے ابھی بہت دور ہیں۔ مثلاً بڑائی اور طاقت کے یہ معنے ہیں کہ اگر کوئی ملک کسی علاقہ پر حملہ کرے تو اس علاقہ کے رہنے والے یقین اور وثوق رکھیں کہ کیا بلحاظ ظاہری سامان کے اور کیا بلحاظ اخلاقی طاقت کے وہ اس قابل ہیں کہ دشمن کا منہ توڑ جواب دے سکیں اور نہ صرف دشمن کو اپنی سرحدات سے باہر نکال دیں بلکہ خود اسکی سرحدوں میں جا کر اسے مزا چکھا سکیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ ابھی تک کوئی ایسا اسلامی ملک نہیں جو دشمن کی سرحدوں میں جا کر اسے مزا چکھانا تو الگ رہا کسی دوسرے ملک کی مدد کے بغیر اپنا دفاع بھی کر سکے۔ ہر اسلامی ملک سہارے کیلئے امریکہ برطانیہ یا کسی اور یورپین طاقت سے مدد مانگنے پر مجبور ہوتا ہے

ایک بھی تو اسلامی ملک ایسا نہیں

جس نے جنگی سامان پیدا کیا ہو۔ جنگی سامان سے یہ مراد نہیں کہ اس نے رائفلیں مرمت کر لی ہوں یا رائفلیں بنا لی ہوں۔ رائفل کو اس زمانہ میں کوئی حیثیت حاصل نہیں جنگی سامان بڑی بڑی توپیں ہیں اینٹی ایر کرافٹ گنیں ہیں۔ ڈسٹرائر ہیں۔ آبدوز کشتیاں ہیں۔ ہوائی جہاز ہیں۔ کروزر ہیں یہ جنگی سامان کسی اسلامی ملک میں بھی تیار نہیں کیا جاتا بلکہ اگر جھگڑا ہوا ہے تو اسی بات پر کہ امریکہ اور برطانیہ ہمیں جنگی سامان نہیں دیتے اسکے دوسرے معنے یہ ہیں کہ ہم جنگ کے لئے تیار نہیں۔ ہاں اگر تم ہماری مدد کرو تو ہم اپنی حفاظت کیلئے کر سکتے ہیں۔ بہرحال ابتک جو کچھ ملا ہے اس پر ہم خدا تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ لئن شکرتم لازیدنکم اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تم پر اور احسان کروں گا اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہمیں جو کچھ ملا ہے اس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور پھر

یہ بھی ہمارا فرض ہے

کہ ہم محسوس کریں کہ ہم نے ابھی اس مقصد کو حاصل نہیں کیا جسکے حصول کے بغیر ہم نہ تو جرأت اور دلیری کیساتھ رہ سکتے ہیں اور نہ کسی ملک کو چیلنج کر سکتے ہیں۔ مثلاً اس زمانہ میں روس کی طاقت ہے امریکہ کی طاقت ہے۔ برطانیہ کی طاقت ہے پھر ان سے اتر کر فرانس اٹلی اور جرمنی کی طاقتیں ہیں۔ نو آبادیات کے لحاظ سے آسٹریلیا اور کینیڈا کی طاقتیں ہیں۔ جاپان بھی سر اٹھا رہا ہے مگر گیارہ پیسہ جنگی سامان۔ تجارت اور صنعت وغیرہ کے لحاظ سے کوئی اسلامی ملک یا اسلامی ممالک کا جتھہ ہے جسے ہم ان طاقتوں کے مقابلہ میں پیش کر سکیں۔ کیا کوئی ایسا اسلامی ملک ہے جو یہ کہہ سکے کہ اگر ان ممالک کے پاس اتنی توپیں ہیں تو میرے پاس بھی اتنی توپیں ہیں اگر ان کے پاس گولہ بارود ہے تو میرے پاس بھی گولہ بارود ہے۔ اگر ان کے پاس جنگی سامان ہے تو میرے پاس بھی جنگی سامان ہے۔ اگر ان کے پاس کارخانے ہیں تو میرے پاس بھی کارخانے ہیں اگر ان کی تجارت وسیع ہے تو میری تجارت بھی وسیع ہے۔ مسلمانوں کی طاقت ان ممالک کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ پس یہ تو صاف بات ہے کہ اتحاد المسلمین کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے اس بات کے متعلق سوچنے کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ طاقتور بن جائیں اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جائیں۔

اتحاد عربی لفظ ہے

اور وحدت سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں یکجہتی اختیار کر لینا۔ یہ لفظ بتاتا ہے کہ یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ بہت سی چیزیں ہیں اور انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اپنی انفرادیت کو کھو کر اجتماعیت اختیار کریں گی۔ عربی زبان کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ مطالب کو اس طرح بیان کرتی ہے کہ ایک لفظ کے اندر سارا فلسفہ بیان کر دیا جاتا ہے۔ اتحاد نے اردو زبان میں آ کر اپنے معنے کھو دئیے ہیں لیکن عربی زبان میں جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو اس کے فلسفہ کو جاننے والا فوراً سمجھ جاتا ہے کہ بولنے والا کئی باتیں تسلیم کرتا ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے کہ اسلام میں کئی گروہ ہیں اور وہ الگ الگ ہیں پھر وہ گروہ ارادہ اور عزم کے ساتھ بعض مقاصد کے لئے ایک ہو جاتے ہیں پس جب ایک شخص یہ کہے گا کہ مسلمانوں میں اتحاد ہو تو وہ تسلیم کرے گا

کہ مسلمانوں نے حکومتوں اور افراد کے لحاظ سے مختلف اجزاء ہیں۔ اور ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہم ان اجزاء اور افراد کو اکٹھا کریں گے۔ گویا اتحاد کے معنی ہیں تمدن کی بنیاد رکھنا۔ یہی معنے مدنیت کے ہیں

مدنیت کے معنے

ہیں ایک جگہ رہنا اور بعض قیود اور پابندیوں کو اپنے اوپر عائد کرلینا۔ اگر ہم کہیں انسان مدنی الطبع ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ کنتوں۔ سؤروں اور بلیوں میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اپنے انفرادی حقوق کو چھوڑ کر قومی حقوق کو ترجیح دیں۔ لیکن انسان کے اندر یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ وہ بعض اوقات قومی حقوق کی خاطر انفرادی حقوق کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور یہی چیز اتحاد ہوتی ہے۔

اتحاد ساری باتوں میں ناممکن ہے

اتحاد صرف بعض باتوں میں ہوسکتا ہے اور بعض باتوں میں نہیں ہوسکتا۔ نہ ہر بات میں اتحاد ہوسکتا ہے۔ اور نہ ہر بات میں اتحاد ہونا مفید ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میں یہ سوال پیش کرتا ہوں۔ کہ کیا ہر جہت سے ایک ہو جانا ممکن ہے۔ کیا تمام اختلافات مٹائے جاسکتے ہیں۔ اس سوال کا جواب دینے کے بعد ہی ہم فیصلہ کرسکتے ہیں کہ ہم دعوے کریں کہ ہم آپس میں اتحاد پیدا کرسکتے ہیں۔ پھر اگر ہم اتحاد پیدا کرسکتے ہیں تو کن اصول کے لحاظ سے پیدا کرسکتے ہیں۔ اور کن اصول کے لحاظ سے نہیں کرسکتے

سب سے پہلے ہمیں اختلافات کو دیکھنا پڑے گا۔ جن کی وجہ سے انسان مختلف کہلاتا ہے اور اگر ہم کلی طور پر اتحاد کرلیں۔ تو ہمیں یہ بات بھی دیکھنی پڑے گی کہ کن کن طاقتوں کو ہمیں مٹانا پڑے گا۔ اور ان طاقتوں کو مٹا کر ہمیں کیا طاقت حاصل ہوگی۔ کسی قوم کے

قدرتی موٹے موٹے اختلافات

یہ ہیں۔ اول۔ مرد و عورت کا اختلاف۔ یہ اختلاف ہر جگہ ہوتا ہے۔ مرد کا کام اور ہے اور عورت کا کام اور ہے۔ مرد کی خصوصیات اور ہیں اور عورت کی خصوصیات اور ہیں۔ عورت کے ذمہ بچہ جننا لگایا گیا ہے اور مرد کے سپرد ضروریات زندگی کو مہیا کرنا ہے۔ عورت کے ذمہ بچہ پالنے کا کام ہے اور مرد کے ذمہ باہر کی نگرانی ہے۔ غرض عورت اور مرد کے قوٰے اور طاقتیں مختلف ہیں اور ان میں اتحاد نہیں ہوسکتا۔ اور اگر یہ بات ممکن بھی ہوتی کہ اس اختلاف کو

مٹا دیا جاتا۔ تو انسان اسے کبھی پسند نہ کرتا۔ اس اختلاف کو مٹانا خودکشی کے مترادف ہے۔

مرد اور عورت کے درمیان جو اختلاف ہے وہ بہرحال قائم رہے گا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم نے تم پر یہ احسان کیا ہے کہ ہم نے مرد اور عورت کو پیدا کیا۔ اور ان دونوں سے آگے نسل چلائی۔ تاکہ انسان نیکی اور تقوےٰ کا مظاہرہ کرے۔ اور پھر ہم نے ان کے اندر اپنی صفات پیدا کی ہیں۔ پھر قد و قامت کا فرق ہے۔ بعض ملکوں میں لوگ بڑے قد کے ہوتے ہیں اور بعض ملکوں میں چھوٹے قد و قامت کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ پھر جسامت کا فرق ہے۔ بعض لوگ دبلے ہوتے ہیں اور بعض موٹے ہوتے ہیں۔ پھر رنگ و روغن میں فرق ہے۔ بعض لوگ بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ بعض سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ بعض زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور بعض سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ جاشیوں میں چلے جاؤ تو وہاں کالے رنگ کے لوگ ملیں گے۔ ہندوستان میں رہنے والے گندمی رنگ کے ہوتے ہیں چین میں زرد رنگ کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور عرب میں شتر مرغ کے انڈے والے رنگ کے لوگ پائے جاتے ہیں اور یورپ میں سفید رنگ والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ پھر نقش و نگار میں بھی فرق ہے۔ کسی کی ٹھوڑی کی شکل پتلی ہوتی ہے۔ کسی کی ابھری ہوئی ہوتی ہے۔ کسی کی ایک ٹھوڑی ہوتی ہے اور کسی کی دو ٹھوڑیاں ہوتی ہیں۔ پھر کوئی بڑا مضبوط جوان ہوتا ہے اور کوئی دبلا پتلا ہوتا ہے۔ پھر

طاقت میں بھی فرق

ہوتا ہے۔ کوئی زیادہ طاقتور ہوتا ہے اور کوئی کمزور ہوتا ہے۔ پھر خوبصورتی اور بدصورتی میں بھی فرق ہوتا ہے۔ عقل اور دانش میں بھی فرق ہوتا ہے۔ کسی میں عقل و دانش زیادہ ہوتی ہے اور کسی میں کم۔ کسی کا حافظہ زیادہ اچھا ہوتا ہے اور کسی کا کم۔ پھر حواس خمسہ کا فرق ہے۔ ظاہری نظر کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹر عینک لگاتے ہیں۔ تو کسی کو ایک نمبر کی عینک لگاتے ہیں اور کسی کو دو نمبر کی عینک لگاتے ہیں۔ اور کسی کو دور نظر کی عینک لگاتے ہیں اور کسی کو قریب سے دیکھنے کی عینک لگاتے ہیں۔

پھر ذائقہ میں بھی فرق ہوتا ہے۔ بعض لوگ باریک سے باریک ذائقہ کا بھی پتہ لگا لیتے ہیں۔ انگریزوں میں یہ چیز کثرت سے پائی جاتی ہے۔ وہاں

ذائقہ کی مشق

کی جاتی ہے۔ شراب کا وہاں عام رواج ہے اور

اور وہ ایسے شخص کو جو یہ بتادے کہ یہ شراب کس سنہ کے انگوروں سے بنی ہے پانچ پانچ ہزار روپے انعام دے دیتے ہیں۔ اسلام نے چونکہ اعتدال کا حکم دیا ہے۔ اس لئے مسلمانوں میں اتنا غلو نہیں ہوتا۔ کہ وہ کھانے پینے کی چیزوں کے لئے پانچ پانچ ہزار روپے کے انعام دے دیں۔ لیکن یورپ میں کھانے پینے کی چیزوں کے لئے ہزاروں روپے کے انعام دے دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ناک کے ذریعہ مختلف خوشبوؤں میں امتیاز کرنے کے لحاظ سے بھی فرق ہے۔ پھر آواز میں فرق ہے۔ کوئی شخص گلے میں بولتا ہے تو کوئی ناک میں بولتا ہے۔ کوئی شخص ایسی موٹی آواز میں بولتا ہے کہ کسی جگہ لوچ نظر نہیں آتا۔ تو کوئی اتنی باریک آواز میں بولتا ہے کہ اس میں ترنم اور سوز پایا جاتا ہے۔ پھر بوجھ اٹھانے اور جانچنے کی طاقت میں فرق ہے۔ کوئی من بوجھ اٹھا سکتا ہے تو کوئی دو من بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ پھر

وزن اور فاصلہ کا اندازہ

لگانے میں فرق ہے۔ ایک سپاہی آنکھ سے دیکھ کر بتا سکتا ہے۔ کہ یہ فاصلہ ایک فٹ کا ہے یا دو فٹ کا۔ پیمانے تو اب نکلے ہیں۔ پہلے انہیں فاصلہ جانچنے کی مشق کرائی جاتی تھی۔ اور صرف آنکھ کے اندازے سے فیصلہ کرنا ہوتا تھا۔ افسر آنکھ سے اندازہ لگا کر بتاتا تھا کہ اب کتنے فاصلہ پر گولہ پھینکنے کی ضرورت ہے۔ اور توپیں کتنے فاصلہ سے گولہ پھینکتی تھیں۔ پہلے زمانہ میں بڑی بڑی جنگیں محض آنکھ کے ذریعہ فاصلہ کا اندازہ لگا لینے کے تجربہ سے فتح ہوتی ہیں۔ لیکن بعض لوگوں کو اس کا کچھ پتہ بھی نہیں ہوتا کہ آنکھ کے ذریعہ کس طرح اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یونہی اوٹ پٹانگ بتادیتے ہیں۔

ایک لطیفہ مشہور ہے

کہ ایک راجہ سے کوئی گناہ ہوگیا۔ پنڈتوں نے کہا کہ یہ گناہ مٹ نہیں سکتا۔ ہاں فلاں قسم کے برہمن کو اتنا دان دیں تو اس کا اثر دور ہوسکتا ہے۔ راجہ بڑا پریشان تھا۔ لیکن جس قسم کے برہمن کی تلاش تھی۔ اس قسم کا برہمن اس علاقہ میں نہیں تھا۔ بادشاہ نے وزیروں کو حکم دیا۔ کہ وہ اس قسم کے برہمن کو تلاش کریں۔ چنانچہ ایک وزیر نے کہا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس قسم کے برہمن کی تلاش کروں۔ بادشاہ نے اسے اجازت دے دی چنانچہ وہ سڑک پر کھڑا ہوگیا۔ تا آنے جانے والوں کو جانچ کر پتہ لگا سکے۔ کہ ان میں سے کون برہمن ہے۔ جب رعایا کو پتہ لگا کہ راجہ کو

ایک برہمن کی تلاش

ہے۔ لیکن وہ مل نہیں رہا۔ تو انہوں نے جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ اور اپنے آپ کو برہمن ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ کوئی شودر ہوتا لیکن وہ اپنے آپ کو برہمن ظاہر کرتا۔ کوئی کھتری ہوتا ویش ہوتا یا کسی اور گوت کا ہوتا تو وہ بھی اپنے آپ کو برہمن ظاہر کرتا۔ تاکہ کسی طرح اس کو دان مل سکے۔ وہ وزیر سڑک پر کھڑے ہوکر آنے جانے والوں کی جانچ کر رہا تھا۔ کہ دو آدمی گزرے۔ اس نے خیال کیا کہ شاید ان میں سے ایک برہمن ہو۔ چنانچہ اس نے انہیں بلا کر دریافت کیا۔ کہ آیا ان میں سے کوئی برہمن ہے۔ ان میں سے ایک شخص جو بنیا تھا کہنے لگا کہ میں برہمن ہوں۔ اور دوسرے شخص نے بھی جو درحقیقت برہمن تھا۔ کہا میں برہمن ہوں۔ وزیر نے حکم دیا۔ کہ ان دونوں کو میرے پاس لایا جائے۔ اور ان سے بیان لئے جائیں۔ اس نے بنئے سے دریافت کیا کہ درخت کتنا اونچا ہوتا ہے۔ اس نے کہا درخت ۵۔ ۴ سو فٹ اونچا ہوتا ہے۔ پھر اس نے

برہمن سے مخاطب ہوکر کہا

تم بتاؤ درخت کتنا اونچا ہوتا ہے۔ اس نے کہا درخت چار پانچ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس پر وزیر نے کہا یہی برہمن ہے۔ چونکہ یہ لوگ مفت خور ہوتے ہیں اور بیکار رہتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ خود غور کرتے نہیں محض سنی سنائی بات پر یقین کر لیتے ہیں۔ بہرحال وزیر نے اس شخص کی بے وقوفی سے اسے پہچان لیا اور کہا یہی شخص برہمن ہے اسے دان دے دو۔

پس بعض لوگ

غلط اندازہ لگانے والے

ہوتے ہیں اور بعض لوگ اندازہ لگانے میں ماہر ہوتے ہیں۔ پھر بعض لوگ کان کے ذریعہ فاصلہ کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ افریقہ میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ وہ زمین پر کان رکھ کر اس کے اندر سے آواز سن کر اندازہ لگا لیتے ہیں کہ دشمن اتنے میل کے فاصلہ پر ہے اور وہ فلاں جہت سے آرہا ہے۔ کوئی گھوڑا آرہا ہوتا ہے۔ تو وہ

زمین پر کان رکھ کر معلوم

کرلیتے ہیں کہ کوئی سوار آرہا ہے جنگلوں میں وہ اسی طرح اپنی حفاظت کرلیتے ہیں۔ جب کوئی خطرہ

وہ کان زمین پر رکھتے

ہیں اور بتا دیتے ہیں کہ اتنے فاصلہ پر سوار آ رہے ہیں۔ اور پھر وہ فلاں جہت سے آ رہے ہیں۔ پھر تیل کے چشمے ہیں۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو ناک سے مٹی سونگھکر یہ بتا دیتے ہیں کہ اس جگہ تیل پایا جاتا ہے۔ پاکستان نے بھی اس قسم کا ایک آدمی رکھا تھا۔ جو ناک سے سونگھ کر بتا دیتا تھا کہ اس جگہ تیل پایا جاتا ہے۔ اس فن کے ماہر لوگوں نے شکایت کی تھی۔ کہ اس میں ہماری ہتک ہے۔ لیکن حکومت نے یہی کہا تھا کہ اسے تجربہ ہے میرے پاس کوئٹہ میں کچھ ماہرین آئے اور انہوں نے کہا۔ کہ حکومت نے ایسا شخص جس نے اس فن کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی۔ ملازم رکھکر ہماری ہتک کی ہے تو میں نے انہیں یہی کہا تھا کہ تم لوگ تھیوری جانتے ہو۔ لیکن وہ فن جانتا ہے۔ حکومت کیا کرے۔ حکومت کے پاس ایکسپرٹ جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص اس فن کا ماہر ہے اس لئے وہ اس کو ملازم رکھنے پر مجبور ہے۔ میں نے کہا کہ آپ لوگوں کا یہ کہنا کہ اس میں ہماری ہتک ہے۔ حماقت ہے۔ کیونکہ دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن کے اندازے غیر معمولی طور پر صحیح ہوتے ہیں۔

پھر جذبات کا فرق ہے

ایک شخص میں غصہ پایا جاتا ہے۔ تو دوسرے میں محبت کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے کسی میں وقار کم ہوتا ہے۔ تو کسی میں زیادہ۔ کسی میں قربانی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے تو کسی میں کم۔ کسی میں ایثار کا جذبہ زیادہ پایا جاتا ہے تو کسی میں کم کسی میں رحم کا جذبہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ تو کسی میں کم۔ کسی میں حقانیت پائی جاتی ہے۔ کسی میں دیانت پائی جاتی ہے ایک شخص کو ہزاروں روپے دئے جاتے ہیں اور وہ پورے کے پورے واپس کر دیتا ہے۔ لیکن دوسرے کو دو پیسے بھی دئے جائیں تو وہ ان میں خیانت کر جاتا ہے۔ کسی کو آدھی روٹی دیدی جاتی ہے۔ تو وہ گذارہ کر لیتا ہے۔ کسی کو چار روٹیاں دی جاتی ہیں لیکن وہ پھر بھی کھانا کم ملنے کی شکایت کرتا ہے۔ کوئی دال اور معمولی سالن پر گذارہ کر لیتا ہے۔ تو کوئی زردہ اور پلاؤ کی خواہش کرتا ہے۔ پھر میلان کا فرق ہے۔ اپنے بچوں کو پوچھ کر دیکھ لو۔ کوئی دکاندار کا پیشہ پسند کرتا ہے تو کوئی سپاہ گری کو پسند کرتا ہے کوئی کہتا ہے۔ میں کلرکی کروں گا تو کسی اور کام کی طرف مائل ہوتا ہے اگر زور دے کر انہیں کوئی خاص پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے۔ تو فساد پیدا ہو جاتا ہے اور کئی بچے اسی لئے بھاگ جاتے ہیں۔ کہ وہ کسی پیشہ کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لیکن ماں باپ انہیں کسی اور پیشے کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ میرے اپنے عزیزوں سے ایک بڑے افسر ہیں۔ وہ ڈاکٹری کی طرف مائل تھے۔ لیکن ان کے ماں باپ انہیں انجینئر بنانا چاہتے تھے اب گو وہ بڑے افسر ہیں لیکن اس وقت وہ صرف اس اختلاف کی وجہ سے گھر سے بھاگ گئے تھے۔ وہ یہی کہتے تھے کہ میں ڈاکٹر بنوں گا۔ یہ مثالیں میں نے ایسی چیزوں کی دی ہیں۔ جو قدرتی اور طبعی ہوتی ہیں۔ لیکن

بعض چیزیں اکتسابی بھی ہیں

مثلاً علم کی کمی اور زیادتی ہے۔ کوئی بڑا عالم ہوتا ہے۔ تو کوئی معمولی لکھا پڑھا ہوتا ہے۔ کوئی عربی میں بولتا ہے تو کوئی ترکی میں کلام کرتا ہے کوئی فارسی میں بولتا ہے۔ تو کوئی پشتو میں بولتا ہے۔ کوئی ہندی میں بولتا ہے تو کوئی چینی میں بولتا ہے۔ پھر جائے رہائش کا فرق ہے۔ کوئی ٹھنڈے ملک کا رہنے والا ہوتا ہے۔ کوئی گرم ملک کا رہنے والا ہوتا ہے اور کوئی درمیانی آب و ہوا والے ملک کا رہنے والا ہوتا ہے۔ کوئی ایسے ملک کا رہنے والا ہوتا ہے۔ جہاں ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں اور کوئی لُو والے ملک کا رہنے والا ہوتا ہے۔ پھر سامان معیشت کا فرق ہے خوراک کا فرق ہے۔ خوراک کا فرق ہے کوئی چاول کھاتا ہے۔ کوئی گندم کھاتا ہے۔ اور کوئی باجرا کھاتا ہے۔ یہاں ہمارے ملک میں ہی اتنا اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہ حیرت آتی ہے۔ حالانکہ ملک ایک ہے۔ میں جب شروع شروع میں یہاں آیا۔ تو مجھے زمینداروں نے بتایا۔ کہ ہم نے مزارعین کے لئے باجرہ کی بجائے گندم رکھی تو وہ ناراض ہو گئے۔ لیکن ہمارے ہاں انہیں باجرا دو تو وہ ناراض ہوتے ہیں۔ بنگال کے رہنے والے چاول کھاتے ہیں۔ انہیں روٹی دو تو وہ بیمار ہو جاتے ہیں ربوہ میں سندھ کے بعض طالب علم بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک طالب علم کو جو گجراتی ہے پیچش ہو گئی۔ میں نے کہا۔ تمہیں پیچش کیوں ہوئی ہے۔ اس نے بتایا کہ ہمارے علاقہ کی خوراک اور اس علاقہ کی خوراک میں فرق ہے۔ اس لئے مجھے پیچش ہو گئی ہے۔ پھر لباس کا اختلاف ہے۔ ہمارے ہاں تو کھچڑی سی پکی ہوئی ہے لیکن دوسرے ملکوں میں جاؤ۔ تو ان کا ایک لباس ہوتا ہے۔ ایک انگریز ایک امریکن کو دیکھکر کہہ سکتا ہے کہ وہ امریکن ہے اسی طرح ایک امریکن ایک انگریز کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ وہ انگریز ہے۔ چین کا لباس اور ہے۔ عرب کا لباس اور ہے۔

پھر پیشوں کا اختلاف ہے

کوئی ڈاکٹر ہے۔ کوئی وکیل ہے۔ کوئی انجینئر ہے۔ کوئی لوہار ہے۔ کوئی دھوبی ہے۔ کوئی ترکھان ہے ہر ایک شخص اپنے اپنے مذاق کے مطابق کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کر لیتا ہے پھر اعمال کا فرق ہے کوئی محنت کرتا ہے اور کوئی سست ہوتا ہے۔ کوئی ہاتھ سے کام کرنا پسند کرتا ہے تو کوئی دماغ سے کام کرنا پسند کرتا ہے۔ پھر عقائد کا اختلاف ہے مسلمانوں کو ہی دیکھ لو باوجود اسکے کہ وہ سب ایک خدا اور ایک رسول کو مانتے ہیں لیکن پھر بھی ان میں کئی فرقے پائے جاتے ہیں اور ان کے عقائد میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ پھر سیاست کا اختلاف ہے۔ پاکستان میں بھی ہم اکثر سنتے ہیں کہ حزب مخالف کے بغیر کوئی حکومت ملک کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ بہرحال سیاست میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ کتنے اختلاف ہیں جو پائے جاتے ہیں انہیں دیکھ کر ہم سمجھ سکتے ہیں کہ بعض اختلاف ایسے ہیں جن کا مٹانا ناممکن ہے۔ ان میں اتحاد ہو ہی نہیں سکتا۔ مثلاً گورے اور کالے کے فرق کو کون مٹا سکتا ہے۔ پھر زرد اور بھورے کو کون مٹا سکتا ہے۔ لمبے اور چھوٹے قد کو کون مٹا سکتا ہے۔ موٹے اور دبلے کو کون مٹا سکتا ہے۔ اسی طرح اور اختلافات ہیں۔ اگر انہیں مٹانے کی کوشش کی جائے تو بغاوت ہو جائے۔ یہ سب اختلافات تقدیر الٰہی کے مطابق ہیں جو خدا تعالےٰ نے نازل کر دی ہے ہم انہیں مٹا نہیں سکتے پھر بعض اختلافات انسانی زندگی کا ایک ضروری حصہ ہیں اگر انہیں مٹا دیا جائے تو زندگی بے کیف بن جاتی ہے۔ مثلاً عورت اور مرد کا اختلاف ہے یہ ایسا اختلاف ہے کہ اسے مٹایا نہیں جا سکتا۔ فرض کرو خدا تعالےٰ مرد کو طاقت دیدے اور کہے تم جو چاہو کرو۔ تو وہ سکون اور آرام نہیں رہے گا جس سے دنیا چل رہی ہے۔ اگر تم اختلاف کو دور کر دو تو انسانی زندگی بے کیف اور بے لذت ہو جائے اور دنیا میں رہنا مشکل ہو جائے۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

یعنی ہر رنگ اور ہر بو مفید ہے اور اسکے بغیر کوئی لذت اور راحت نہیں۔

پھر بعض اختلافات ایسے ہیں

جو نہایت ضروری ہیں۔ اگر انہیں مٹا دیا جائے۔ تو دنیا پر تباہی آ جائے۔ مثلاً ایک بچہ چوری کرتا ہے۔ باپ کہتا ہے تم نے چوری کیوں کی۔ اب اگر کوئی کہے کہ تم اسے کچھ نہ کہو اور آپس میں اتحاد کر لو تو دنیا پر تباہی آ جائے یا بچہ نماز نہیں پڑھتا۔ باپ کہتا ہے۔ تم نماز پڑھو۔ یہ بھی ایک اختلاف ہے جو نہایت ضروری ہے۔ اب اگر تم کہو کہ آپس میں اتحاد ضروری ہے اس لئے تم اسے نماز کے لئے نہ کہو تو دنیا پر تباہی آ جائے اسی طرح شرارت سے منع کرنا۔ جھوٹ سے منع کرنا۔ غرض ہزاروں اختلافات ایسے ہیں جن کا مٹانا دنیا کے لئے تباہی کا موجب ہے اور ان کا اظہار کرنا ضروری ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر تم کوئی بُری چیز دیکھو اور تم میں اس کو دور کرنے کی طاقت ہو تو تم اسے ہاتھ سے دور کر دو۔ اور اگر تمہیں ہاتھ سے دور کرنے کی طاقت حاصل نہیں لیکن تم زبان سے اُسے بُرا کہہ سکتے ہو تو اُسے زبان سے بُرا کہو۔ پھر فرمایا اگر تم میں اتنی طاقت بھی نہیں کہ تم کوئی بُری چیز دیکھ کر اُسے زبان سے بُرا کہو مثلاً دوسرا حاکم ہے اور یہ غریب آدمی ہے۔ اگر یہ زبان سے اُسے کچھ کہے گا تو وہ شاید اسے کچھ تکلیف دے اس لئے فرمایا کہ تم کم از کم دل میں بُرا مناؤ۔ اب دیکھ لو خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اختلاف کو جائز قرار دیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں طاقت ہے اور تمہیں اختیار حاصل ہے تو تم جو بُری چیز دیکھو اُسے ہاتھ سے دور کر دو۔ اور اگر تم میں طاقت نہیں یا تمہیں اختیار حاصل نہیں لیکن تم زبان سے اُسے بُرا کہہ سکتے ہو تو اُسے زبان سے بُرا کہو اور اگر تم زبان سے بھی بُرا نہیں کہہ سکتے تو دل میں اُسے بُرا مناؤ۔

ایک بزرگ کا قصہ مشہور ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو سارنگی بجا رہا تھا۔ آپ نے اس کی سارنگی لی اور اُسے توڑ دیا۔ وہ بادشاہ کا درباری تھا۔ اسنے بادشاہ کے پاس شکایت کی کہ فلاں بزرگ نے میری سارنگی توڑ دی ہے اور اس طرح انہوں نے میری ہتک کی ہے بادشاہ نے اس بزرگ کو دربار میں بلایا جب وہ دربار میں آئے تو بادشاہ خود سارنگی بجانے لگا وہ بزرگ بیٹھ گئے اور بادشاہ کی طرف دیکھتے رہے۔ اور وہ سارنگی بجاتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ اس بزرگ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ کیا تم فلاں دن فلاں جگہ سے گذرے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ پھر کہا کیا تم نے فلاں درباری کی سارنگی توڑ دی تھی۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ بادشاہ نے کہا تم نے وہ سارنگی کیوں توڑی تھی۔ اس بزرگ نے کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم کوئی بُری بات

دیکھو اور تم میں طاقت ہو اور تمہیں اختیار حاصل ہو تو اسے ہاتھ سے دور کرو۔ چنانچہ میں نے اسے سارنگی بجاتے دیکھا تو مجھے یہ بات بری لگی میں سمجھتا تھا کہ اگر میں سارنگی توڑ دوں تو یہ مجھے کچھ نہیں کہے گا اس لئے میں نے ساری توڑ دی بادشاہ نے کہا پھر تم نے میری سارنگی کیوں نہیں توڑی، اس بزرگ نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تمہیں اختیار حاصل نہ ہو تو تم زبان سے منع کرو۔ بادشاہ نے کہا آپ نے تو زبان سے بھی برا نہیں منایا۔ انھوں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم زبان سے بھی برا نہ منا سکو تو دل میں ہی برا مانو اور خدا کی قسم جب سے میں دربار میں آیا ہوں میں اسے برا منا رہا ہوں۔ پس یہ بھی ایک اختلاف ہے جو قائم رہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ہیں کہ میرا اختلاف قائم رہنا چاہیئے۔

قرآن کریم بھی اختلاف کو تسلیم کرتا ہے

چنانچہ فرماتا ہے ومن اٰیٰتہٖ خلق السمٰوٰت والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذلک لاٰیٰت للعٰلمین (روم ۲۳) فرمایا دیکھو خدا تعالیٰ کس کس رنگ میں اپنے جلوہ کو ظاہر کرتا ہے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اب کیا یہ ایک چیز کا نام ہیں آسمانوں کو دیکھو تو وہاں تمہیں کچھ سیارے نظر آئیں گے کچھ ستارے ہوں گے پھر ان میں کوئی اپنے محور کے گرد گھوم رہا ہوگا اور بعض ایک دوسرے کے ارد گرد گھوم رہے ہوں گے پھر زمین کی طرف دیکھو وہاں باغ درخت بوٹیاں اور جانور نظر آتے ہیں ایک ہی پانی ہوگا لیکن کوئی پھل کھٹا ہوتا ہے کوئی میٹھا ہوتا ہے اور کوئی کڑوا ہوتا ہے یہ بھی ایک اختلاف ہے اور یہ اختلاف ہر جگہ نظر آرہا ہے پھر بولیاں دیکھ لو بھانت بھانت کی بولی بولی جاتی ہے۔ پھر رنگوں کا اختلاف ہے کوئی زرد نظر آتا ہے تو کوئی سرخ نظر آتا ہے کوئی کالا نظر آتا ہے تو کوئی سفید نظر آتا ہے فرمایا یہ سب نشانات ہیں اگر تم ان پر غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کا جلوہ ذرہ ذرہ میں ظاہر ہو رہا ہے پھر کئی اختلاف بہت باریک ہوتے ہیں انھیں پہچانا نہیں جاتا دو بھائی ہوتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ ایک بھائی کا نام غلام قادر ہے اور دوسرے کا نام غلام رسول ہے لیکن اگر آپ کا امتحان لیا جائے کہ بتاؤ ان دونوں میں کیا فرق ہے تو تم اسے بیان نہیں کر سکو گے ان دونوں کے درمیان جو فرق ہے اسے آنکھ محسوس کرتی ہے زبان سے اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔

پھر آواز کا فرق ہے

کان آواز سن کر پہچان لیتا ہے کہ یہ فلاں کی آواز ہے ہال میں کتنے آدمی بیٹھے ہیں اب ہال کے باہر کوئی آدمی کھڑا ہو اور ہال کے اندر کوئی دو آدمی آپس میں بات کریں تو وہ کہہ دے گا کہ یہ آواز دوسری آواز سے مختلف ہے غرض بعض اختلاف ایسے ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا کان ناک اور آنکھ اس اختلاف کو ظاہر کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ قد و قامت رنگوں بوٹیوں درختوں پہاڑوں اور ڈیاؤں وغیرہ میں جو فرق ہے یہ اللہ تعالےٰ کا ایک بہت بڑا نشان ہے رنگوں کو لے لو ایک ایک رنگ کئی قسم کا ہوتا ہے عورتیں بازار میں جاتی ہیں اور دوکاندار انھیں سرخ رنگ کا کوئی تھان دکھاتا ہے تو وہ کہتی ہیں یہ سرخ نہیں ذرا گہرا سرخ رنگ والا کپڑا دو پھر وہ ایک اور کپڑا جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے دکھاتا ہے تو وہ کہتی ہیں یہ نہیں اس سے ذرا ہلکے رنگ کا کپڑا ہمیں چاہیئے گویا ایک ایک رنگ سے آگے بیسیوں قسمیں نکل آتی ہیں پھر سبز رنگ ہے زرد رنگ ہے ان سب کی بیسیوں اقسام ہیں غرض دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو ممتاز نہیں فرمایا یہ اختلاف اور امتیاز نشان ہے جاننے اور سمجھنے والوں کے لئے ایک شخص جنگل میں جاتا ہے تو کہتا ہے درخت ہیں اور کیا ہے لیکن ایک فاریسٹ افسر جنگل میں جاتا ہے تو وہ کہے گا وہاں اتنی قسم کی بوٹیاں ہیں فلاں میں کیمیکل اتنا ہے اور فلاں میں اتنا ہے پھر اتنی قسم کے درخت ہیں جو فلاں فلاں کام آسکتے ہیں لیکن ایک عام آدمی جنگل میں سے گذرے تو وہ سوائے اس کے کہ بتائے یہ جنگل ہے اور کچھ نہیں بتا سکے گا ایک ماہی گیر دریا پر جائے تو وہ کہے گا اس دریا میں اتنی مچھلی ہے اور فلاں فلاں قسم کی مچھلی ہے وہ یہ بھی بتائے گا کہ فلاں فلاں قسم کی مچھلی میں کانٹا ہے فلاں مچھلی کے پکوڑے اچھے تلے جا سکتے ہیں اور فلاں قسم کی مچھلی پکانے میں مزیدار ہوتی ہے ہمارے نزدیک تو وہ محض ایک دریا ہوتا ہے لیکن ایک ماہی گیر اسی دریا کے متعلق بیسیوں باتیں بتا دے گا غرض ہر فن کا واقف جب کوئی چیز دیکھے گا تو وہ اپنے فن کے مطابق اس میں اتنے اختلاف بیان کرے گا کہ دوسرا آدمی ایسا نہیں کر سکتا

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ اختلاف ایک جاہل شخص کو نظر نہیں آتے لیکن عالموں کو لاؤ ماہرین کو لاؤ، رنگوں کے ماہرین کو لاؤ۔ ڈاکٹروں کو لاؤ۔ فاریسٹ افسروں کو لاؤ نباتات کے ماہرین کو لاؤ پھر

میری مخلوق کو ان کے سامنے پیش کرو

تو وہ اس کی بیسیوں قسمیں بتائیں گے اور تمہیں ہر چیز میں اختلاف ماننا پڑے گا اور یہ اس خدا نے پیدا کیا ہے جس نے متنوع اور رنگدار زندگی کو پیدا کیا ہے اس آیت میں خدا تعالےٰ نے قدرتی اور ضروری اختلافات کی مثالیں بیان کر دی ہیں اگر ان اختلافات کو مٹایا جائے تو زندگی بے کیف ہو جاتی ہے پھر میں نے بتایا ہے کہ بعض اختلافات ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو مٹانا تباہی کا موجب ہوتا ہے قرآن کریم میں آتا ہے

وانزل معھم الکتب
بالحق لیحکم بین الناس
فیما اختلفوا فیہ ط
وما اختلف فیہ
الا الذین اوتوہ من بعد
ما جاءتھم البینٰت بغیًا
بینھم فھدی اللہ
الذین اٰمنوا لما اختلفوا
فیہ من الحق باذنہ
واللہ یھدی من یشاء
الیٰ صراط مستقیم۔
(البقرہ ع ۲۶)

بعض جگہ اختلاف ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو جھوٹ کی طرف سے جاتے ہیں یا سچائی کی طرف سے جاتے ہیں فھدی اللہ الذین اٰمنوا لما اختلفوا فیہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو کامیابی کا رستہ دکھاتا ہے جو اختلاف کرتے ہیں گویا یہ بات اتنی اچھی ہے کہ خدا تعالےٰ ایسا کرنے والے کو کامیابی بخشتا ہے اس لئے نہیں کہ اس نے اتحاد کر لیا بلکہ اس لئے کہ اس نے اختلاف کیا پھر فرمایا من الحق اس نے حق کی خاطر اختلاف کیا پھر اپنی مرضی سے اختلاف نہیں باذنہ خدا کے حکم کے مطابق اس نے اختلاف کیا ہے گویا اللہ تعالےٰ نے اختلاف کے باوجود ایک شخص کو عزت اور رتبہ دیا ہے لیکن دوسرا شخص ویسا ہی کام کر رہا ہوتا ہے تو خدا تعالےٰ اسے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے اس لئے کہ وہ حق کی خاطر اختلاف نہیں کر رہا ہوتا بلکہ باطل کی خاطر اختلاف کر رہا ہوتا ہے کفار کی طرف سے بھی یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ ہمیں آپس میں متحد رہنا چاہیئے لیکن قرآن کریم نے فرمایا ہے یہ اتحاد اچھا نہیں کفار اعتراض کرتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر اختلاف پیدا کر دیا ہے ہم سب اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر چل رہے تھے آپ نے ایک علیحدہ مذہب پیش کر کے ہمیں اختلاف کی دعوت دی ہے گویا کفار اتحاد کا واسطہ دیتے تھے لیکن خدا تعالےٰ اختلاف کو جائز قرار دیتا ہے

قرآن کریم میں آتا ہے

واذا قیل لھم اتبعوا
ما انزل اللہ قالوا بل
نتبع ما الفینا علیہ
اٰبآءنا اولو کان اٰباؤھم
لا یعقلون شیئًا ولا
یھتدون (بقرہ ع ۲۱)

یعنی جب انھیں کہا جاتا ہے کہ یہ پرانی چیزیں ہیں تم انھیں ترک کرو اور جو خدا تعالےٰ نے نازل کیا ہے اسے مان لو تو وہ کہتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا ہم اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر چلیں گے کیونکہ اس میں اتحاد پایا جاتا ہے تمہاری خاطر ہم اس مذہب کو کیسے چھوڑ دیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اولو کان اٰباؤھم لا یعقلون شیئًا ولا یھتدون یہ کیا بودی دلیل ہے کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر چلیں گے تمہاری بات مان کر ہم ان سے اختلاف نہیں کریں گے لیکن اگر وہ بے عقل بھی تھے تب بھی یہ لوگ ان کے پیچھے چلیں گے اگر وہ بے علم تھے اور انھیں ہدایت نہیں ملی تھی تب بھی یہ لوگ ان کے پیچھے چلیں گے اتحاد تو ان چیزوں میں ہوتا ہے جن کے ساتھ علم ہو ہدایت ہو، عقل ہو، اگر ان کے ساتھ علم نہیں ہدایت نہیں عقل نہیں تو اتحاد کیسا تمہارا ان کے ساتھ رہنا تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائیگا مثلاً یہ اتحاد ہے کہ دو آدمی غرق ہونے لگے ہوں اور انھیں ایک شہتیر مل جائے اور وہ دونو اسے پکڑ لیں۔ لیکن یہ اتحاد نہیں کہ ایک بل میں سانپ ہو اور زید اس میں ہاتھ ڈالدے تو بکر بھی اس میں ہاتھ ڈال دے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ اتحاد اس کے لئے مہلک ہوگا گویا ہر اتحاد اچھا نہیں ایک موقعہ پر اتحاد اچھا ہے اور اختلاف برا ہے اور ایک موقعہ پر اختلاف برا ہے اور اتحاد اچھا ہے۔

باقی

درخواست ہائے دعا

میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان بعارضہ یرقان بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد افضل احمد نگر۔ ربوہ)

۲۔ مکرم شیخ لوحیہ صاحب ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی باعزت بریت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد قمر مربی سلسلہ)

ضرورت ہے

علاقہ ملتان میں مفصلہ ذیل کارکنان کی

۱۔ فیلڈ اسسٹنٹ یا مقدم رٹیائرڈ
۲۔ مالی جو پیوند کرنا جانتا ہو
۳۔ ٹریکٹر ڈرائیور جو مکینک بھی ہو
۴۔ بیلدار برائے باغ
۵۔ ہاری برائے خود کاشت
۶۔ حصہ پر آسان شرائط پر سبزی کاشت کرنیوالے

خواہش مند احباب اپنی درخواستیں معہ تصدیق صدر یا امیر مقامی زیر دستخطی کے پاس بھجوا دیں تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ تنخواہ کے بارہ میں تحریر کریں نیز ایام جلسہ سالانہ کے دوران بر کوٹھی ملک عمر علی احمد نگر ۲/۸ دار الصدر غربی ربوہ ملاقات کریں۔

چوہدری عزیز الدین احمد بی ایس سی زراعت

مینجر ٹھوکر اسٹیٹ ۲۴ کیمبرج روڈ ملتان چھاؤنی۔

ہمدرد نسواں

(حبوب اٹھرا)

مرض اٹھرا کے علاج کے لئے اکسیر دوا ہے۔ دواخانہ خدمت خلق سے حاصل کریں

نامور طبیب اور ڈاکٹر

عالمی شہرت رکھنے والی بزرگ ہستیاں

جس ادارہ کی ادویات

استعمال کرنیکی سفارش کرتے ہیں

حب جند

دمہ گھبراہٹ نیند نہ آنا بے چینی۔ مالیخولیا اور اعصابی کمزوری کا علاج

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ہم کیا کچھ پیش کرتے ہیں

۱ - ہر قسم کی ہومیو پیتھک و بائیو کیمک ادویات
۲ - ہومیو پیتھی کے متعلق چار اردو کتب کا مکمل سیٹ قیمت -/۱۸
۳ ۴۸ اور ۱۰۴ ہومیو پیتھک ادویات والے لکڑی اور چمڑے کے بکس
۴ شوگر آف ملک گولیاں ٹکیاں رخالی شیشیاں اور کارک وغیرہ
۵ دماغی اعصابی اور جسمانی طاقت کے لئے "برین ٹانک" جنرل ٹانک اور سپیشل ٹانک
۶ بچوں کی ہر قسم کی کمزوری اور دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے بے بی ٹانک
۷ عورتوں کی سیلان الرحم اور خاص ایام کی تکالیف کے لئے "لیکوریں" منیلیس ۱ منیلیس ۲
۸ حیوانات کی امراض کے لئے اکسیر اپھارہ - اکسیر گل گھوٹو "اکسیر منہ کھر" "اکسیر کنا ہ" اور اکسیر زہر باد" وغیرہ۔
۹ ہرنیا اور شدید مرض کی دوا "کیور ہٹو"

نوٹ :- ان ادویات کے مفصل خواص نرخنامہ اور دیگر معلومات کے لئے رسالہ معلومات ہومیو پیتھی مفت طلب فرمادیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کیور ہٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

دانتوں کا ہسپتال

بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں سونے چاندی کی کھوٹ میں بڑی احتیاط سے بھری جاتی ہیں اور جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں آزمائش شرط ہے۔

بے نظیر ٹوتھ پاؤڈر۔ دانتوں کا محافظ قیمت فی شیشی ۹/

شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ گولبازار ربوہ

دمہ دم دے نال

یہ عام لوگوں کا خیال ہے لیکن نادر تریاق دمہ نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے۔

قیمت مکمل کورس دو ماہ ۱۲/۵۰

قیمت کورس ایک ماہ ۶/۷۵ علاوہ محصولڈاک و خرچہ

نادر دواخانہ نزد چونگی دار الصدر ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جس کی تعریف کی ضرورت ہی نہیں پونے چودہ روپے

شیر دل

عورتوں کی بے شمار تکالیف کی واحد دوا چار روپے

شہزین

مرض اٹھرا کی معتدل پڑیاں فی ڈبیہ تین روپے

نرینہ اولاد

سو فیصدی مجرب دوا نو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

صداقت احمدیت

کے متعلق

تمام جہان کو چیلنج

بزبان اردو و انگریزی

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن،

فون نمبر ۲۲۵ — تار کا پتہ مبشر پراپرٹی سیالکوٹ

یونٹ کلیم اور جائداد کی فروخت کے لئے

مبشر پراپرٹی ڈیلر سیالکوٹ کو یاد رکھیں

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو پاکستان ویسٹرن ریلوے کی لاہور ڈویژن میں سمندری کے مقام پر یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے یا بعد ازاں آؤٹ ایجنسی چلانے کے لئے ٹنڈرز مطلوب ہیں مذکورہ بالا ایجنسی مسافروں، پارسلوں اور سامان کی براستہ گوجرہ اور ٹانڈلیانوالہ ریلوے اسٹیشنوں اور سمندری کو صرف براستہ لائل پوران شرائط و کوائف کے تحت جو معاہدہ فارم میں درج ہے بک کرنے کے لئے کھولی گئی ہے مجوزہ ٹنڈر فارم اور ہدایات کی تنقیہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ رکمرشل) پی ڈبلیو آر لاہور سے تمام ایام کار میں ۱۰ر دسمبر ۶۲ء کے ۸ بجے سے ۲۶ر دسمبر ۶۲ کے ۱۰ بجے تک مبلغ ۵ روپے فی کاپی کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) مجوزہ آؤٹ ایجنسی کی عمارت کے لئے موزوں اراضی ریلوے انتظامیہ کی تسلی کے مطابق مہیا کرنا ٹنڈر دہندگان کے ذمہ ہوگا۔

(۳) ٹنڈر دہندگان مجوزہ فارم کے ہمراہ اپنی مالی حالت اور کریکٹر سے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے تصدیق کرا کر سرٹیفکیٹ منسلک کریں اس نوٹس کی اشاعت کے بعد کا حاصل کردہ سرٹیفکیٹ ہی قابل قبول ہوگا۔

(۴) فرم یا کمپنی کی طرف سے ٹنڈر داخل کرنے کی صورت میں تمام حصہ داران کو ٹنڈر فارم اور معاہدہ پر دستخط کرنے ہوں گے یا جس شخص نے دستخط کئے ہوں وہ ٹنڈر کے ہمراہ نان جوڈیشل سٹیمپڈ پیپر پر مختار نامہ جس میں دیگر حصہ داران نے اپنی طرف سے دستخط کرنے کا مجاز قرار دیا ہو منسلک کریں

رجسٹرار آف فرمز سے حاصل کردہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل بمع سرٹیفکیٹ جس میں حصہ داران کے نام تحریر ہوں ٹنڈر کے ہمراہ ارسال کریں۔

(۵) ٹنڈر مجوزہ فارموں پر سر بمہر لفافوں میں ڈویژنل اکاؤنٹس آفس میں پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے باہر پڑے ہوئے ٹنڈر بکس میں ۲۶ر دسمبر ۶۲ء کے بارہ بجے تک ڈالے جائیں اس کے بعد کوئی ٹنڈر قابل قبول نہیں ہوگا ٹنڈر ڈویژنل اکاؤنٹس آفس پی ڈبلیو ریلوے لاہور میں اسی دن بارہ بجے ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں جو حاضر ہونا چاہیں کھولے جائیں گے

اگر کسی وجہ سے دفتر ۲۶ دسمبر کو بند ہوا تو ٹنڈر دوسرے دن دفتری اوقات میں مقررہ وقت تک بکس میں ڈالے جا سکتے ہیں

(۶) ہر ٹنڈر دہندہ کو مبلغ ۵۰۰ روپے بطور زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس نقد جمع کرانے ہوں گے ڈویژنل پے ماسٹر لاہور سے حاصل کردہ رسید ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو دے دی جائے جو اس کے عوض نئی رسید جاری کر دیں گے یہ رسید ٹنڈر کے ساتھ لازمی طور پر ارسال کریں کامیاب ٹنڈر دہندگان کو معاہدہ کی شرائط کی پابندی کی ضمانت دینے کے لئے مبلغ -/۳۰۰۰ روپے بطور سیکیورٹی اور مبلغ ۲۰۰۰ روپے ایجنسی کا کام شروع سے قبل غیر ادا شدہ تنزلا کو پورا کرنے کے لئے جمع کرانے ہوں گے۔

۷۔ پہلے مرحلے میں ٹھیکہ ایک سال کے عرصہ کے لئے دیا جائے گا کام تسلی بخش ہونے کی صورت میں اس میں ایک سال کی توسیع کی جا سکے گی۔

۸۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور وجہ بتائے بغیر کسی یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتے ہیں اور سب سے کم ٹنڈر کو منظور کرنے کے پابند نہیں ہیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور)

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور

تحریر فرماتے ہیں "میں نے اپنے حلقہ اثر میں جس ضرورت مند آدمی کو طبیہ عجائب گھر کی صاف ستھری تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ کے استعمال کی طرف متوجہ کیا۔ اس نے یہی رائے قائم کی کہ یہ دواخانہ انتہائی دواخانوں میں اونچے پایہ کا ہے جزاک اللہ" زدجام عشق بہ نسخہ کلاں۔ قوت اور توانائی اور پٹھوں کو طاقت دینے میں یہ بے نظیر دوا ہے۔ جب زدجام عشق معدہ میں پہنچنے کے بعد بڑی سرعت سے خون میں جذب ہو جاتی ہیں۔ اسکے استعمال سے اعصاب میں فرحت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ مردانہ قوت کیلئے بے نظیر چیز ہے ایک ماہ کورس چودہ روپے۔

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

چار صد ایکڑ زمین کا ٹھیکہ

چار پانچ صد ایکڑ کا زرعی کاشت شدہ رقبہ۔ مین لائن پر باندھی اسٹیشن ضلع نواب شاہ پر واقع ہے۔ نہری پانی بافراط ہے۔ اگلے سیزن میں اسکے قریب ہی شوگر مل بھی جاری ہونے والی ہے۔ ٹھیکہ پر دیا جانا مقصود ہے۔ خواہش مند احباب مجھ سے خط و کتابت فرماویں۔ ٹھیکہ کے لئے بہت مناسب اور نفع بخش موقعہ ہے۔

خاکسار عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باندھی ضلع

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

جلسہ سالانہ پر خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں۔

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

"اصحاب احمد" کی نئی جلد حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ و فرزند اکبر کی سوانح

"اصحاب احمد" کی گیارھویں جلد زیر طباعت ہے۔ جو حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم اور آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے ازدیاد سوانح پر مشتمل ہوگی۔

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب دام عزہ تحریر فرماتے ہیں :-

"رسالہ اصحاب احمد ..... ملا۔ وہ اتنا دلچسپ اور ایمان افروز تھا کہ میں اسے ختم کرنے کے بعد سویا۔"

قیمت فی نسخہ -/۴ روپے مجلد -/۵ روپے

مینیجر اصحاب احمد دار الرحمت شرقی ربوہ

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ

ہمارے ہاں ہر قسم کا چمڑا اور شو میٹریل بازار سے سستا مل سکتا ہے۔ آزمائش شرط ہے

شیخ محمد یوسف اینڈ سنز نزد مسجد احمدیہ لائل پور

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کی نئی پیشکش

نئے ماڈل کے مٹی کے تیل سے جلنے والے چولھے ——— جو

بلحاظ خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت اور افراط حرارت بے مثال ہیں

مندرجہ ذیل ڈیلروں سے مل سکتے ہیں

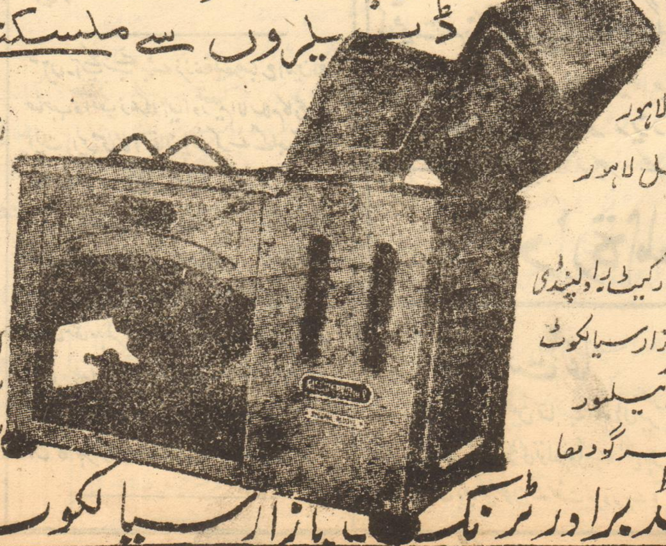

۱۔ چائنہ مارٹ دھنی رام سٹریٹ انارکلی لاہور
۲۔ چاند کراکری ہاؤس رنگ محل لاہور
۳۔ بھٹی چیپ ہاؤس ربوہ
۴۔ اعوان جنرل سٹور۔ لیاقت مارکیٹ راولپنڈی
۵۔ امپیریل سپورٹس۔ ٹرنک بازار سیالکوٹ
۶۔ سندھ سٹور۔ کچہری بازار۔ لائلپور
۷۔ گوندل سٹور کچہری بازار۔ سرگودھا
۸۔ قریشی برادرز۔ جہلم
۹۔ عبد الرشید محمد بابر کابلی گیٹ پشاور
۱۰۔ اعوان برادرز۔ چک بازار پشاور صدر
۱۱۔ آرمی سٹور۔ ایبٹ آباد
۱۲۔ فرنٹیر کمرشل ایجنسی۔ نوشہرہ
۱۳۔ اسلم جنرل سٹور۔ قصور

رشید اینڈ برادرز ٹرنک بازار سیالکوٹ

بھارت نے چین سے مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا

"بھارت میں ہنگامی حالت برقرار رہے گی" نہرو کا اعلان

نئی دہلی ۱۱ر دسمبر چین نے بھارت سے سرحدی تنازعہ کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں۔ پنڈت نہرو نے آج انہیں مسترد کر دیا۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بھارتی اور چینی تجاویز میں بہت فرق ہے اس لئے کسی قسم کی مفاہمت کا امکان نہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ چین نے بھارت کی کم از کم شرائط مسترد کر دی ہیں اس لئے بھارت اس وقت چین سے کوئی بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پنڈت نہرو نے بھارت۔ چین سرحدی تنازعہ کو کسی بین الاقوامی ادارے کے سامنے پیش کرنے کا امکان بھی ظاہر کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت اپنے اس مطالبہ پر قائم ہے کہ چین کی فوجیں ان مقامات کو واپس چلی جائیں جہاں وہ ۸ ستمبر ۱۹۶۲ء کو تھیں۔ انہوں نے دعوئے کیا کہ چین کو کسی بھی ملک کی اخلاقی حمایت حاصل نہیں ہے۔ پنڈت نہرو نے اعلان کیا کہ جب تک چین اپنی موجودہ پالیسی پر قائم ہے بھارت میں ہنگامی حالت برقرار رکھی جائے گی۔

پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چین نے اپنے تازہ مراسلہ میں ہم سے تین سوال دریافت کئے ہیں پہلا سوال یہ ہے کہ آیا بھارت متارکہ جنگ کو تسلیم کرتا ہے یا نہیں۔ آپ نے کہا ہم نے متارکہ جنگ کو تسلیم کر لیا تھا اور ہم نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا کہ جو اسکی خلاف ورزی کے مترادف ہو۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا بھارت لڑائی ختم کرنے اور فوجوں کو اصل قبضہ کے خط اور حد سے ساڑھے بارہ میل پیچھے ہٹانے پر تیار ہے یا نہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا ہم لڑائی بند کرنے اور اس سلسلہ میں کسی متفقہ سمجھوتہ پر عمل درآمد کے لئے تیار ہیں لیکن یہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ چینی ان مقامات کو واپس چلے جائیں جن پر وہ ۸ ستمبر کو تھے۔ چین نے اصل قبضہ کے بارہ میں جس خط کا ذکر کیا ہے بھارت اسے تسلیم نہیں کر سکتا۔ حکومت چین ہم سے کسی ایسے خط کے بارے میں متفق ہونے کی توقع نہیں رکھ سکتی جو حقائق کے مطابق نہ ہو۔ چینی پہلے ہمارا علاقہ خالی کر دیں اس بارے میں ہم اپنی خط و کتابت میں وضاحت کر چکے ہیں چین نے تیسرا سوال یہ دریافت کیا ہے کہ کیا بھارت تنازعہ سے متعلق امور پر غور کرنے کے لئے افسروں کی سطح پر اجلاس کے لئے تیار ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا یہ بات صاف ہے کہ اگر افسروں کی سطح پر اجلاس ہو تو انہیں واضح ہدایات ملنی چاہئیں ورنہ ان کے لئے کام ناممکن ہو جائے گا لہذا دونوں حکومتوں کا اس پر متفق ہونا ضروری ہے کہ کس خط اور حد کے بارے میں بات چیت کی جائے۔ چینی حکومت سرحد کی جو وضاحت کرتی ہے اسکے پیش نظر وہ اس علاقہ کو اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے جس پر اس نے زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔ پنڈت نہرو نے کہا ہم چینی حکومت پر اعتبار نہیں کر سکتے۔ چینی جارحیت نہ صرف ہمیں بلکہ پوری دنیا کو ایک چیلنج ہے اسکے نتائج عالمی امن کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتے ہیں۔

محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

بعد ازاں مرحوم کا جنازہ بذریعہ ٹرک راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ جنازہ ۱۰ر دسمبر کو صبح پانچ بجے کے قریب ربوہ پہنچا اسی روز سوا تین بجے سہ پہر مقبرہ بہشتی کے میدان میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی بعد ازاں مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شمس صاحب نے دعا کرائی۔

خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے بہت ملنسار، علم دوست اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خدمتِ سلسلہ کی توفیق سے بھی نوازا تھا چنانچہ ۱۹۴۳-۴۴ء میں آپ نے قادیان میں مہتمم نشر و اشاعت کے فرائض سرانجام دئے علاوہ ازیں تفسیر کبیر (سورہ یونس تا سورہ کہف) کی خاطر خواہ اور بروقت طباعت کے انتظام میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو فلسفہ اور سائنسی علوم سے خاص دلچسپی اور شغف تھا چنانچہ اِن علوم میں اپنے وسیع مطالعہ کی مدد سے آپ نے الفضل میں متعدد قابل قدر مضامین لکھے نیز تعلیم الاسلام کالج اور لجنہ اور ادارہ جات میں متعدد تقاریر بھی کیں۔

آپ نے چار صاحبزادیاں اور چار فرزند (خلیفہ صباح الدین احمد صاحب، خلیفہ فلاح الدین احمد صاحب، خلیفہ جناح الدین احمد صاحب اور خلیفہ رواح الدین احمد صاحب) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے فرزند خلیفہ صباح الدین احمد صاحب واقفِ زندگی ہیں اور تعلیم الاسلام کالج سے ایف۔ ایس سی کا امتحان پاس کرنے کے بعد آج کل جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلےٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کے اہل و عیال اور دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

تاریخ احمدیت حصہ سوم کے متعلق ضروری اعلان

گذشتہ سے پیوستہ سال "ادارۃ المصنفین" نے "تاریخ احمدیت" حصہ دوم کی پیشکش کی تھی۔ جسے جماعت احمدیہ کے علمی حلقوں نے بہت سراہا تھا۔ چنانچہ مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب (صدر جنرل اسمبلی) نے اس پر شاندار تبصرہ فرمایا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

"ادارۃ المصنفین نے تاریخ احمدیت کا دوسرا حصہ بھی شائع کر دیا ہے۔ دوستوں کو چاہئیے کہ وہ اس کتاب کو خریدیں اور پڑھیں تاکہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات کا علم ہو۔ اگر کتابیں چھپتی جائیں مگر فروخت نہ ہوں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس دوستوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کی اشاعت میں حصہ لینا چاہیئے"

الفضل ۱۲ فروری ۱۹۶۰ء صفحہ ۳

احباب جماعت یہ خوشخبری سن کر مسرت محسوس کریں گے کہ خدا کے فضل و رحم سے تاریخ احمدیت کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو رہا ہے جو ۱۸۹۸ء سے لے کر قیام خلافت اولیٰ تک کے نہایت اہم دور کے حالات پر مشتمل ہے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام پر شائع ہو رہا ہے اس حصہ کی ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے سوا چھ سو صفحات پر مشتمل ہے لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہر طرح ظاہری و معنوی محاسن کے اعتبار سے دوسری جلد سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے چالیس نہایت اہم قیمتی اور نادر دستاویزات و تصاویر کی اس میں اشاعت ہو رہی ہے اور سینکڑوں جلیل القدر صحابہ کی مختصر سوانح کا تذکرہ بھی مختصراً جامع انداز میں آگیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدید علم کلام نے افکار عالم میں جس درجہ انقلاب برپا کیا ہے اس پر بھی تاریخی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالی گئی ہے اور سلسلہ کی تاریخ کے متعدد گوشے پہلی مرتبہ اس کے ذریعہ بے نقاب ہو رہے ہیں اس کی ترتیب و تدوین میں اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ کوئی چھوٹا سا واقعہ بھی ماخذ کی نشان دہی کے بغیر نہ رہے

چونکہ تاریخ احمدیت کی تدوین کا کام خود حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ کی اپنی ایک خصوصی تحریک کے تحت ہو رہا ہے اور اس سے کوئی تجارتی نفع ہرگز مقصود نہیں اس لئے ادارۃ المصنفین نے حصہ سوم کی قیمت صرف سات روپے سے جو لاگت ہی رکھی ہے چونکہ یہ کتاب صرف ایک ہزار کی تعداد میں چھپی ہے لہذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنا نسخہ ریزرو کرا لیں یا جلسہ سالانہ پر پہلی فرصت میں اسے حاصل فرما لیں ورنہ پھر اگلے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ادارۃ المصنفین ربوہ

درخواست دُعا

عزیزم شوکت حسین صاحب کے ہاں میو ہسپتال میں اپریشن کے بعد لڑکی تولد ہوئی ہے۔ انکی اہلیہ صاحبہ کی حالت بوجہ کمی خون کے سخت کمزور ہے۔ احباب زچہ و بچہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)